پاکستان کی معیشت: ماضی اور مستقبل اور موجودہ بہتری کی ضرورت۔

مضمون کا خاکہ۔

1. تعارف

1.1 پاکستان کی معیشت کا اہم جائزہ

1.2 اہم چیلنجز اور مواقع کا ذکر۔

2. ماضی میں پاکستان کی معیشت اور اس کے اثرات:-

2.1 زرعی معیشت سے صنعتی معیشت تک کا سفر

2.2 اہم اقتصادی ادوار اور ان کی خصوصیات

2.3 اہم معاشی فیصلے اور ان کے ملک اور عوام پر اثرات

3. پاکستان کی معیشت کے موجودہ حالات اور ان کا جائزہ

3.1 موجودہ معاشی صورتحال کا جائزہ

3.2 اہم اقتصادی اشارے (مثلاً جی ڈی پی، افراط زر، بے روزگاری)

3.3 اہم چیلنجز اور درپیش مسائل

4. پاکستان کی معیشت اور مستقبل میں بہتر کارکردگی کے لیے اہم اقدامات:

4.1 خصوصی سرمایہ کاری کی سہولت کونسل

4.2 ٹیکس کے نظام کو آسان بنانا اور کاروبار کرنے کی لاگت کو کم کرنا۔

4.3 حکومتی اخراجات کو کم کرنا اور کرپشن کا خاتمہ

4.4 ہنری تربیت اور تکنیکی تعلیم کا فروغ

4.5 خواتین اور نوجوانوں کے لیے معاشی مواقع کا فروغ

5. نتیجہ اخذ

پاکستان کی معیشت ایک ابھرتی ہوئی معیشت ہے جو جنوبی ایشیا کی معیشتوں میں ایک اہم کردار ادا کرتی ہے۔ اور اس کا مقام ایشیا کی معیشتوں میں بہت اہم ہے۔ پاکستان نے نہ صرف اپنی جغرافیائی محل وقوع کی وجہ سے بلکہ اپنے متنوع معاشی شعبوں کی بنا پر بھی عالمی سطح پر اہمیت کا حامل ہے۔ پاکستان کی معاشیت کی تاریخ مختلف ادوار میں مختلف چیلنجز اور مواقع سے گزری ہے جس میں زرعی معیشت سے صنعتی معیشت تک کا سفر کرتے ہوئے ملک نے کئی اہم موڑ دیکھے ہیں۔ اسی طرح موجودہ صورتحال میں کئی اہم مسائل ہیں۔ جن میں افراط زر، بے روزگاری اور جاری تجارتی خسارہ شامل ہیں۔ تاہم پاکستان کے پاس بھی کئی مواقع ہیں۔ جن میں ایک نوجوان اور بڑھتی ہوئی آبادی ہے۔ تاہم پاکستان کی معیشت کی تاریخی مختلف ادوار میں مختلف چیلنجز اور مواقع ہے جو اس کے موجودہ حالات اور مستقبل کی راہوں کو سمجھنے میں مددگار ثابت ہو سکتے ہیں۔

پاکستان کی معیشت نے آزادی کے بعد سے کئی ادوار دیکھے۔ ابتدائی سالوں میں یہ ایک زرعی معیشت تھی جو بنیادی طور پر کپاس گندم کی پیداوار پر منحصر تھی۔ 1960 کی دہائی میں ملک نے صنعتی ترقی کا آغاز کیا، جس کی وجہ سے ٹیکسٹائل، اسٹیل اور سیمنٹ جیسی صنعتوں میں اضافہ ہوا۔ 1980 کی دہائی میں معیشت نے آزادانہ مارکیٹ کی اصلاحات کو اپنایا

جس نے نجی شعبے کی ترقی اور غیر ملکی سرمایہ کاری میں اضافہ ہو دیا ہے
اس دور میں سیاسی عدم استحکام اور بدعنوانی نے بھی معیشت کو
متاثر کیا۔

قومی تحویل اور عوامی شعبے کی توسیع 1972-1980 کا سنہری
دور تھا، جس میں حکومت نے کئی اہم صنعتوں اور اداروں کو
قومی تحویل میں لے لیا، جس سے عوامی شعبے کی ترقی اور غیر ملکی
سرمایہ سے ملک میں بہتری آئی۔ حکومت نے سماجی فلاح و بہبود
کے پروگراموں میں بھی سرمایہ کاری کی، جس سے تعلیم اور صحت
کی دیکھ بھال تک رسائی ممکن ہو سکی تھی۔ مثال کے طور پر تعلیم کے
شعبے میں حکومت نے نئے اسکول اور کالج قائم کیے اور
تعلیم کو سستا اور قابل رسائی بنانے کے لئے اقدامات کیے۔ صحت کی
دیکھ بھال کے شعبے میں حکومت نے ہسپتالوں اور کلینکوں
کا ایک نیٹ ورک قائم کیا اور بنیادی صحت کی سہولیات تک
رسائی فراہم کی۔

آزادانہ مارکیٹ کی اصلاحات اور نجی شعبے کی ترقی کا
دور 1988-2000 تھا۔ 1980 کی دہائی میں پاکستان نے آزادانہ مارکیٹ
کی اصلاحات کو اپنایا، جس سے نجی شعبے کی ترقی اور غیر
ملکی سرمایہ کاری میں اضافہ ہوا۔ اس دور میں حکومت
نے ٹیرفوں کو کم کیا، تجارت کو آزاد کیا اور نجکاری کو
فروغ دیا۔ اس دور میں پاکستان کی حکومت نے گورننس کو مزید
بہتر بنانے کے لئے ریگولیٹری ماحول کو آسان بنایا جس سے
کاروبار کرنے کے لئے ضروری پرمٹس اور لائسنسوں کی تعداد کو کم کیا
شفافیت اور جوابدہی کو بڑھانے میں اہم کردار ادا کیا

1990 کی دہائی میں پاکستان نے اقتصادی نمو اور استحکام کا
دور دیکھا۔ اس ترقی کو مضبوط تجارتی کارکردگی، اور زرعی پیداوار میں
اضافہ اور غیر ملکی سرمایہ کاری میں اضافہ کی طرف سے فروغ دیا گیا۔
اس دور میں ملک نے غربت کی کمی دیکھی۔ لیکن اس دور
کا شروع ہوتے ہی ملک میں بہت سے مسائل نے جنم لینا شروع کیا۔
2000 کی دہائی نے پاکستان عدم استحکام اور دہشت گردی کے دور کا
سامنا کرنا پڑا۔ اس دور میں ملک نے کئی دہشت گردی حملوں
کا سامنا کیا۔ جن میں کئی جانی نقصان کا باعث بنے۔ سیاسی
عدم استحکام نے حکومت کے لیے معیشت اور دہشت گردی سے
نمٹنے کے لیے موثر پالیسیاں بنانا مشکل بنا دیا۔

سیاسی عدم استحکام اور دہشت گردی کی ایک مثال "لال مسجد
آپریشن" تھی۔ 2007 میں لال مسجد جو اسلام آباد میں ایک
متنازعہ مسجد تھی کو پاکستانی فوج نے دہشت گردوں کے قبضے
سے آزاد کرایا۔ آپریشن میں 100 سے زیادہ افراد ہلاک ہوئے۔
بشمول کئی غیر مسلح شہری اس واقعہ نے ملک میں وسیع پیمانے
پر تنازعہ اور تشدد کو جنم دیا۔

سیاسی عدم استحکام اور دہشت گردی کی ایک مثال 2008
کا ممبئی حملہ تھا۔ اس [illegible] دہشت گردوں کے ایک گروہ نے
بھارت کے شہر ممبئی [illegible] مقامات پر حملہ کیا۔ حملوں میں
166 افراد ہلاک اور 308 زخمی ہوئے۔ پاکستان کے ایک عسکریت
پسند گروہ، لشکر طیبہ کو حملوں کا ذمہ دار ٹھہرایا گیا

سیاسی عدم استحکام اور دہشت گردی نے پاکستان کی معیشت پر
نمایاں منفی اثرات ڈالے اس نے سرمایہ کاری کو روکا سیاحت کو
نقصان پہنچایا۔ اور برآمدات کو کم کیا اس نے ملک میں بے روزگاری کو بڑھایا

(1) (4)

افراط زر / Economic

معاش

موجودہ صورتحال کئی چیلنجز کا سامنا کر رہی ہے۔ افراط زر ایک بڑا مسئلہ ہے جو حالیہ برسوں میں بلند رہا ہے۔ بے روزگاری ایک اہم مسئلہ ہے خاص طور پر نوجوانوں میں۔ موجودہ تجارتی خسارہ بھی تشویش کا باعث ہے کیونکہ درآمدات برآمدات سے کہیں زیادہ ہے۔ ان مسائل کے علاوہ پاکستان کو توانائی کے شعبے میں کمی تعلیم اور صحت کی دیکھ بھال میں سرمایہ کاری جیسے مسائل موجود ہیں۔ پاکستان کی معیشت کو کئی اہم مسائل کا سامنا ہے جو موجودہ دور میں بہت اہمیت کے حامل ہے جن میں افراط زر، بے روزگاری، تجارتی خسارہ، سیاسی عدم استحکام شامل ہیں۔

پاکستان میں حالیہ برسوں میں افراط زر بلند رہا ہے جس سے لوگوں کی قوت خرید پر دباؤ پڑا ہے اور غربت میں اضافہ ہوا ہے۔ 2024 میں، افراط زر 3.5% فیصد کے قریب رہنے کا اندازہ ہے۔ جو خطے کے دیگر ممالک کے مقابلے میں زیادہ ہے۔ اسی طرح بے روزگاری ایک بڑا مسئلہ ہے۔ خاص طور پر نوجوانوں میں۔ 2024 میں بے روزگاری کی شرح 8.5% فیصد کے قریب رہنے کا اندازہ ہے۔ جو عالمی سطح پر اوسط سے زیادہ ہے۔

تجارتی خسارہ پاکستان کی معیشت میں ایک اہم موڑ ہے۔ درآمدات برآمدات سے زیادہ ہیں، جس سے بیرونی قرضوں میں اضافہ ہوا ہے۔ 2024 میں جاری تجارتی خسارہ GDP کے 4% فیصد کے قریب رہنے کا اندازہ ہے۔

پاکستان کی معاشی کارکردگی کا موازنہ اکثر خطے کے دیگر ممالک کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر 2024 میں پاکستان کی GDP نمو [illegible] 4 فیصد کے قریب رہنے کا اندازہ ہے۔ جو بنگلہ دیش اور بھارت سے کم ہے۔ پاکستان کی فی کس آمدنی بھی ان ممالک سے کم ہے۔

پاکستان کی معیشت میں بڑی صلاحیتیں ہیں لیکن اسے کئی اہم چیلنجز کا بھی سامنا ہے۔ مستقبل میں مضبوط اور پائیدار معاشی ترقی کے حصول کے لیے حکومت اور نجی شعبے کو مل کر کام کرنے کی ضرورت ہوگی جس میں معاشی اصلاحات اور استحکام، انسانی وسائل میں سرمایہ کاری، بنیادی ڈھانچے کی ترقی شامل ہے۔

پچھلے برس 2023 میں پاکستان کے مستقبل کے لیے نئی معاشی پالیسیوں کو قائم کیا گیا تھا جس کا مقصد ملک میں سرمایہ کاری کی سہولت کو فروغ دینا ہے۔ جس خصوصی سرمایہ کاری (SIFC) کونسل کے تحت قائم کیا گیا ہے جس کے پاکستان کی معیشت پر مثبت اثرات پڑ رہے ہیں۔ مثال کے طور پر سرمایہ کاروں کو ایک ون اسٹاپ شاپ فراہم کرتا جہاں وہ تمام ضروری اجازتوں اور منظوریوں کے لیے درخواست جمع کروا سکتے ہیں۔ اس سے سرمایہ کاری کے عمل کو آسان اور زیادہ موثر بنانے میں مدد ملتی ہے خصوصی سرمایہ کاری کے ذریعے ریگولیٹری رکاوٹوں کو کم کرنے کے لیے کام کر رہے ہیں جو کاروبار کرنے کی راہ میں رکاوٹ بنتی ہیں۔ اس میں غیر ضروری قوانین اور ضوابط کو ختم کرنا، اور موجودہ قوانین و ضوابط کو آسان بنانا شامل ہے

سرمایہ کاروں کو مارکیٹ تک رسائی فراہم کرنا اور مقامی اور بین الاقوامی منڈیوں تک رسائی فراہم کرنے کے لیے حکومت کام کر رہی ہے۔ اس میں تجارتی رکاوٹوں کو کم کرنا اور برآمدات کو فروغ دینا شامل ہے۔

حکومتی اخراجات کو کم کرنا اور کرپشن کو دور کرنا تمام پاکستان کی معیشت پر مثبت اثرات مرتب کر سکتی ہیں۔ ان اقدامات سے معاشی نمو اور ترقی کو فروغ ملنے، غربت کو کم کرنے اور معیار زندگی کو بہتر بنانے میں مدد مل سکتی ہے۔ جب حکومت کم خرچ کرتی ہے تو کم قرض لیتی ہے۔ اس سے قرض کی ادائیگی پر خرچ ہونے والی رقم کم ہو جاتی ہے۔ جس سے حکومت کے پاس دوسرے شعبوں میں خرچ کر کے ملک کی بہتری میں اہم کردار ادا کیا جا سکتا ہے۔ جیسے کہ تعلیم، صحت اور بنیادی ڈھانچے میں سرمایہ کاری۔ اسی طرح جب حکومت کم خرچ کرتی ہے تو اس سے افراط زر کو کم کرنے میں مدد مل سکتی ہے جس سے کرنسی مضبوط ہوتی ہے۔ اس طرح درآمدات سستی ہو جاتی ہے اور برآمدات زیادہ مسابقتی ہو جاتی ہیں۔ جس سے معیشت کو فائدہ ہوتا ہے۔

ہنر کی تربیت اور تکنیکی تعلیم معیشت اور افراد دونوں کے لیے اہم سنگ میل کی حیثیت رکھتے ہیں۔ جو حکومتیں نوجوانوں کو ہنر اور تکنیکی تعلیم سے روشناس کرواتی ہیں وہ قومیں ہمیشہ ترقی کے منازل طے کرتی ہیں۔ جن میں جرمنی، سوئٹزرلینڈ سنگاپور شامل ہیں۔ موجودہ دور جدید ٹیکنالوجی کا دور ہے اس میں آن لائن کام اور پیسہ کمانے کی تربیت دینی چاہیے جو ملک اور عوام کے لیے بہتری کی کرن ثابت ہو سکتی ہے

خواتین آبادی کی اہم گروہ ہیں جو ہنر اور تجربہ (تعلیم) سے فائدہ اٹھا سکتی ہیں۔ خواتین اکثر روایتی طور پر مردوں کے غلبے والے شعبوں میں داخلے سے محروم رہی ہیں لیکن موجودہ دور میں ملک کی ترقی میں ثابت ہو چکی ہے۔ خواتین معاشرے میں اہم کردار ادا کر کے ملک اور پاکستان کی معیشت میں اہم کردار ادا کر سکتی ہے۔ پاکستان کی ایک نوجوان خاتون ملالہ یوسفزئی جو لڑکیوں کی تعلیم کے لیے اپنے حق کی وکالت کرتی ہے۔ وہ خواتین اور لڑکیوں کی تعلیم اور مساوات کے فروغ دینے کے لیے اپنے کام کو جاری رکھے ہوئے ہیں۔ بھارت میں گیتا گوپی ناتھ ایک کاروباری خواتین میں سے اہم شخصیت ہیں۔ جو ایک کامیاب ٹیکسٹائل کمپنی کی مالک ہیں۔ وہ خواتین کی اقتصادی بااختیار اور کاروباری ترقی کی ایک مضبوط حامی ہیں۔ جیسے کہ قائد پاکستان کا فرمان ہے۔ کوئی بھی ملک یا قوم اس وقت تک ترقی نہیں کر سکتا جب تک اس کی خواتین برابر کام نہ کریں۔

نتیجہ اخذ یہی کیا جاتا ہے کہ پاکستان کی معیشت میں بڑی صلاحیت ہے لیکن اسے کئی چیلنج کا بھی سامنا ہے۔ مسئلوں کی معاشی ترقی اور خوشحالی کے لیے حکومتی پالیسیوں، نجی شعبے کی سرمایہ کاری اور بین الاقوامی تعاون کے درمیان ایک مربوط کوشش کی ضرورت ہو گی۔ جو مستقبل میں بہتر سے ترقی کرنے میں مددگار ثابت ہو سکتی ہے